بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

ان طالب علموں کے نام

جو محنت اور توکل پر یقین رکھتے ہیں

ارادے جن کے پختہ ہوں ، نظر جن کی خدا پر ہو

تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

مؤلفین

Geniusnesthub.com

CamScanner

مرید پور کا پیر

پطرس بخاری

(1898ء-1958ء)

تعارف:

زندگی کے حالات: پطرس بخاری کا اصل نام سید احمد شاہ بخاری اور والد کا نام سید اسد اللہ تھا۔ پطرس بخاری پشاور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم پشاور میں حاصل کرنے کے بعد لاہور چلے گئے اور گورنمنٹ کالج لاہور سے انگریزی میں ایم۔اے کیا اور پھر کیمبرج یونیورسٹی انگلینڈ سے آنرز کیا۔ واپس آکر کچھ عرصے گورنمنٹ کالج میں تدریس کے فرائض انجام دیے۔ آل انڈیا ریڈیو کے قیام کے بعد وہ ریڈیو سے منسلک ہو کر دہلی چلے گئے۔ قیامِ پاکستان کے بعد واپس لاہور آئے تو اُنھیں گورنمنٹ کالج لاہور کا پرنسپل مقرر کیا گیا۔ پطرس بخاری اپنی خُداداد صلاحیتوں کے بَل بُوتے پر ترقی کرتے گئے اور یو۔این۔او (اقوامِ متحدہ) میں پاکستان کے مندوب مقرر ہوئے۔ اچانک حرکتِ قلب بند ہونے کی وجہ سے یہ مایۂ ناز مزاح نگار اس دارِ فانی سے رخصت ہو گئے۔

ادبی خدمات: پطرس مرحوم کی شخصیت کے مختلف پہلو ہیں۔ لیکن اُن کی ایک مختصر سی کتاب ''پطرس کے مضامین'' نے اُنھیں وہ شہرت عطا کی کہ وہ اُردو ادب کی تاریخ میں زندۂ جاوید ہو گئے۔ اُن کی تحریریں اُن کی شگفتہ شخصیت، وسیع مطالعہ اور عالمی ادب سے شناسائی کی عکاس ہیں۔ اُن کی طبعی بے تکلفی اور علمی بصیرت ہر جگہ گُل کھلاتی ہے۔ روزمرہ زندگی سے مزاح کے پہلو تلاش کرنا اُن کے لیے معمول کی بات ہے۔ وہ اپنے مخصوص انداز سے ہماری مزاحیہ حِس کو متحرک کرتے چلے جاتے ہیں۔ بلاشبہ وہ نہ صرف ایک عظیم انسان بلکہ عظیم فنکار بھی تھے۔

تصانیف: کلیاتِ پطرس نثر۔ پطرس کے مضامین۔

سبق کا تعارف:

یہ سبق فارغ بخاری کا لکھا ہوا ایک شخصی خاکہ ہے۔ اس خاکے میں خیبر پختونخواہ کے مشہور شاعر، صوفی اور ادب پرور انسان ضیا جعفری کے اخلاق اور ادب کے لیے ان کی خدمات کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ ضیا جعفری کا شمار صوبہ خیبر پختونخواہ میں جدید شاعری کے بانیوں میں ہوتا ہے۔ انھوں نے دائرہ ادبیہ کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا جس نے صوبے میں اُردو ادب اور ترقی پسند تحریک کی بنیاد رکھی۔ بقول فارغ بخاری، ضیا جعفری ادبیاتِ سرحد کا ایک رنگین باب تھے، وہ ایک مکتبۂ فکر اور ایک تحریک تھے۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جا سکتی ہے)

Geniusnesthub.com
CamScanner

لغت و توضیحات

تعارف (صفحہ نمبر 154)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تدریس	پڑھانا	خداداد صلاحیتوں	فطری صلاحیتیں
بل بوتے پر	اپنی مدد سے	مندوب	نمائندہ
زندہ جاوید	ہمیشہ کے لیے زندہ رہنا	عکاس	عکس، اظہار
طبعی بے تکلفی	فطری بے تکلفی	علمی بصیرت	علمی شعور، علمی سمجھ بوجھ
گل کھلاتی	اپنا رنگ دکھاتی ہے		

(صفحہ نمبر 155)

تعجب	حیرانی	شبہات	شک
غبن	دھوکا	بدعنوانیوں	ہیرا پھیری کرنا
اِزالہ	دور کرنا	پود	نسل
اوصاف	وصف کی جمع، خوبیاں	خبط	جنون، الجھاؤ
شائستہ	بااخلاق، مہذب	دودمانوں	خاندان، قبیلہ

(صفحہ نمبر 156)

بہ بانگِ دہل	علی الاعلان	تسکینِ نخوت	اپنے غرور کی تسکین
بغل میں ہو رہا ہو	قریب ہو رہا ہو	متقی	پرہیزگار
گریز کرے	دور رہے، پیچھے ہٹے	شغلِ بیکاری	فرصت میں کیے جانے والے عمل
سند رہے	ثبوت رہے	لال بجھکڑوں	کسی کو طنزیہ عقل مند کہنا
عنداللہ ماجور	اللہ کی طرف سے جسے اجر ملے	پنساریوں	چیزیں بیچنے والا

(صفحہ نمبر 157)

انشا پردازی	تحریر	صحیح الدماغی	ذہنی حالت کا ٹھیک ہونا
جوشِ قومی	قومی جوش	عزت افزائی	عزت دینا
متعلقات	متعلق چیزیں	فراموش	بھلا چکا تھا
برسبیلِ تذکرہ	باتوں باتوں میں	جابجا	جگہ جگہ
مستفید	فائدہ اٹھانا	روئے انور	روشن چہرے
براہینِ قاطع	ایسی دلیل جس کے بعد کوئی بات کہنے کی گنجائش نہ ہو		

Geniusnesthub.com
CamScanner

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مردم شناسی	لوگوں کو پہچاننا، ان کی صلاحیتوں کا جان لینا	بہبودی	فلاح وترقی
تدبّر	سوجھ بوجھ، دوراندیشی	ماحضر	جو کچھ موجود ہے، وہ لیے ہوئے
تار	خط، برقی خط	شیر وشکر	باہم ملے ہوئے
نصف النہار	بلندی، عروج	نفاق	دشمنی، رنجش
پھوٹ	تقسیم	گٹھا	بہت سی لکڑیوں کو باندھ لینا

(صفحہ نمبر159)

اِدبار	نحوست، زوال	فلاکت	بدنصیبی، بدبختی
سماں	حال	نحوست	برے حالات، برے نصیب
منڈلا	سر پر کسی چیز کا سوار ہونا	نِدا	آواز
مایۂ ناز	جس پر فخر کیا جائے	بغض	دشمنی
نفاق	دشمنی، تقسیم	عندلیب	بلبل
آہ وزاریاں	فریاد کرنا		

(صفحہ نمبر160)

خاکہ	بنیادی نکات	نصائح	نصیحتیں

(صفحہ نمبر161)

معرکۃ الآرا	زبردست	خاکسار	عاجز
تمہیدی	ابتدائی	آماجگاہ	مرکز

(صفحہ نمبر162)

ندارد	غائب	خفیف	معمولی
خنکی	ٹھنڈک	رعشے	لرزنا
ملکہ	مہارت، صلاحیت	وَرے	پرے، اِدھر

Geniusnesthub.com

CamScanner

(صفحہ نمبر163)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
منحنی	باریک	بھنّا	غصے میں آنا

(صفحہ نمبر164)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
چنداں	بالکل، بہت زیادہ	حواس معطل ہو رہے تھے	ہوش گم ہو رہے تھے
یکلخت	اچانک	بے ربط	جن میں کوئی ترتیب نہ ہو
افلاس	غربت	نحوست	بدنصیبی

(صفحہ نمبر165)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
چاردانگِ عالم	پوری دنیا میں	زقند بھر کے	چھلانگ لگانا

اقتباسات کی تشریح

اقتباس 1:

میں ایک کمزور انسان ہوں اور پھر لیڈری کا نشہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کو اس وقت عمل کی ضرورت ہے۔ (صفحہ158)

سبق کا عنوان: مرید پور کا پیر

مصنف کا نام: پطرس بخاری

تشریح

یہ سبق اُردو کے عظیم مزاح نگار پطرس بخاری کا لکھا ہوا ایک مضمون ہے۔ جس میں انھوں نے مرید پور کے پیر کی شکل میں ایک خود ساختہ لیڈر کا نقشہ کھینچا ہے۔ پطرس بخاری کی ایک مختصر سی کتاب "مضامینِ پطرس" نے انھیں وہ شہرت عطا کی کہ وہ اُردو ادب کی تاریخ میں زندہ جاوید ہو گئے۔ زیرِ بحث سبق بھی ان کے یادگار مضامین میں سے ایک ہے اور بلاشبہ مزاح نگار کی فطری شگفتگی اور علمی بصیرت کا عمدہ اظہار ہے۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جا سکتی ہے)

زیرِ نظر اقتباس میں مصنف سبق کے مرکزی کردار لیڈر کی حالت میں پیدا ہونے والی تبدیلی کے بارے میں بتا رہا ہے۔ واقعہ کچھ یوں ہوا کہ ایک سال کانگرس کا جلسہ لیڈر کے شہر میں ہوا۔ اس نے وقت گزاری کے لیے اس کی ایک ایک تقریر سنی۔ اور پھر اس کی روداد اپنے بھتیجے کو لکھ کر بھیجتا رہا۔ بھتیجے جو اپنے چچا کا بڑا احترام کرتا تھا۔ اور اس کی نگاہ میں وہ ایک قابلِ قدر اور بڑا آدمی تھا۔ اس نے ان کا ہر خط وضو کر کے کھولا۔ پہلے خود پڑھا اور پھر دوسروں کو پڑھایا۔ اور پھر اسے مقامی اخبار کے دفتر میں دے آیا۔ جہاں وہ خطوط شائع ہوتے رہے۔ اس طرح لیڈر اپنے علاقے میں ایک بڑا اور مشہور آدمی بن گیا۔

Geniusesthub.com

CamScanner

یہی وجہ ہے کہ اسے ایک جلسے میں تقریر کرنے کے لیے بلایا گیا تو پہلے وہ حیران رہ گیا۔لیکن جب اس نے ٹھنڈے دل سے غور کیا تو وہ اپنے علاقے کے لوگوں کی مردم شناسی کا قائل ہوگیا۔ایک دم اس کے اندر ایک لیڈر بیدار ہوگیا۔مصنف اسی کی زبانی بیان کرتا ہے کہ چوں کہ وہ ایک کمزور انسان ہے اور پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ لیڈری کا نشہ ایک دم انسان کو چڑھ جاتا ہے۔کیوں کہ یہ انسان کی فطری کمزوری ہے۔اسی ایک لمحے میں اسے اپنا وطن یعنی مرید پور اور اس کے رہنے والے پیارے لگنے لگے۔

اسے اپنے وطن کے لوگوں کی حالت پر بڑا ترس آیا۔اب اس کے اندر سے مختلف آوازوں نے اسے لیڈر بننے پر مجبور کرنا شروع کیا۔ ایک آواز نے اسے یقین دلایا کہ تمھی ان غریب اور بے بس لوگوں کا سہارا ہو۔تم اگر ان کی بہبود اور رہنمائی کا نہیں سوچو گے تو کون سوچے گا۔تمھیں اللہ نے عقل اور دانائی عطا کی ہے۔جو انھیں اس حالت سے نکالنے میں استعمال ہونی چاہیے۔ہزاروں انسان تمھارے منتظر ہیں۔اور اس کے استقبال کے لیے تیار ہیں۔لہٰذا اس قسم کی آوازوں سے متاثر ہو کر اس نے لیڈر بننے کا فیصلہ قبول کرلیا۔چناں چہ اس نے مرید پور کی دعوت قبول کرلی اور تار کے ذریعے اطلاع دی کہ وہ فلاں تاریخ کو فلاں ٹرین سے پہنچ جائے گا۔اس کے ساتھ ہی لیڈرانہ انداز میں ہدایت بھی کردی کہ کوئی ان کا استقبال کرنے کے لیے اسٹیشن پر نہ آئے۔سب لوگ اپنے کام میں مصروف رہیں۔کیوں کہ اس وقت ہندوستان کو عمل کی ضرورت ہے۔

اقتباس 2:

اس کے بعد سوچا کہ ہندوستان کی حالت کا ایک ---------------------- آخر میں اتحاد کی نصیحت کروں گا۔ (صفحہ 159)

سبق کا عنوان: مرید پور کا پیر

مصنف کا نام: پطرس بخاری

تشریح

یہ سبق اُردو کے عظیم مزاح نگار پطرس بخاری کا لکھا ہوا ایک مضمون ہے۔جس میں انھوں نے مرید پور کے پیر کی شکل میں ایک خودساختہ لیڈر کا نقشہ کھینچا ہے۔پطرس بخاری کی ایک مختصر سی کتاب ''مضامینِ پطرس'' نے انھیں وہ شہرت عطا کی کہ وہ اُردو ادب کی تاریخ میں زندہ جاوید ہوگئے۔زیرِ بحث سبق بھی ان کے یادگار مضامین میں سے ایک ہے اور بلاشبہ مزاح نگاری فطری شگفتگی اور علمی بصیرت کا عمدہ اظہار ہے۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جاسکتی ہے)

زیرِ نظر اقتباس میں سبق کا راوی ''لیڈر'' اپنی تقریر کی تیاری کا حال بیان کر رہا ہے۔واقعہ کچھ یوں ہے کہ اس کے کچھ خطوط سے متاثر ہو کر اس کے اہلِ وطن نے اسے ایک جلسے میں تقریر کی دعوت دی تھی۔جو اس نے جذباتی ہو کر قبول کرلی تھی۔اور پندرہ دن بعد اس نے مرید پور پہنچنے کی اطلاع دے دی تھی۔اب مسئلہ تقریر کا تھا۔اس کے لیے دن رات اس کے ذہن میں طرح طرح کے فقرے گونجتے رہتے۔پہلے اس نے اتفاق پر درس دینے کے لیے دو بیل والی کہانی دوبارہ نکال کر پڑھی اور اسے یاد کرلیا۔پھر ایک کسان اور اس کے بیٹوں والی کہانی پڑھی۔پھر حالی کے مشہورِ زمانہ اشعار کی طرف رجوع کیا۔جنھیں وہ تمہید کے طور پر پڑھنا چاہتا تھا۔جس کے پہلے دو مصرع یہ تھے:

گھٹا سر پہ ادبار کی چھا رہی ہے　　فلاکت سماں اپنا دکھلا رہی ہے

(اِدبار: زوال۔فلاکت: غریبی، بدنصیبی۔سماں: منظر)

ان کے بعد اس نے سوچا کہ ہندوستان کی حالت کا ایک دردناک نقشہ کھینچا جائے۔اس کی غربت، تباہی اور نااتفاقی کی طرف اشارہ کیا جائے۔یہ سب کچھ کرنے کے بعد اس کا ارادہ تھا کہ وہ سامعین سے سوال پوچھے گا کہ آخر اس زوال، نحوست، بربادی اور ذلت کی وجہ کیا ہے؟ پھر

Geniusnesthub.com

CamScanner

اس نے سوچا کہ وہ ان تمام وجوہات کو دہرائے گا جو عام طور پر لوگ بیان کرتے ہیں اور انھیں سچ سمجھتے ہیں۔ مثلاً ہندوستان کے زوال کی وجہ یہ ہے کہ یہاں انگریز حکمران ہیں۔ یا یہاں کے لوگ کام چور ہیں۔ یا یہ کہ مغربی تہذیب نے اس قوم کو برباد کر کے رکھ دیا ہے۔

پھر اس کا ارادہ تھا کہ ان تمام وجوہات کو ایک ایک کر کے غلط قرار دے گا اور پھر اصلی وجہ بتائے گا یعنی مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان نااتفاقی۔ یعنی وہ اپنی تقریر کا انجام میں مسئلے کی تشخیص یہ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا کہ تمام تر بربادی اور زوال کی اصل وجہ مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان نااتفاقی ہے۔ پھر وہ آخر میں اتحاد کی نصیحت کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ کہ اس کے نزدیک یہی مسئلے کا حل ہے۔

اقتباس 3:

لیکن جب بوچھاڑ بڑھتی ہی گئی تو میں نے اس نامعقول مجمع سے ۔۔۔۔۔۔۔۔ ایک لمحے کے بعد وہ ٹرین وہاں سے چل پڑی۔ (صفحہ 165)

سبق کا عنوان: مرید پور کا پیر

مصنف کا نام: پطرس بخاری

تشریح

یہ سبق اُردو کے عظیم مزاح نگار پطرس بخاری کا لکھا ہوا ایک مضمون ہے۔ جس میں انھوں نے مرید پور کے پیر کی شکل میں ایک خودساختہ لیڈر کا نقشہ کھینچا ہے۔ پطرس بخاری کی ایک مختصری کتاب ''مضامینِ پطرس'' نے انھیں وہ شہرت عطا کی کہ وہ اُردو ادب کی تاریخ میں زندہ جاوید ہو گئے۔ زیرِ بحث سبق بھی ان کے یادگار مضامین میں سے ایک ہے اور بلاشبہ مزاح نگار کی فطری شگفتگی اور علمی بصیرت کا عمدہ اظہار ہے۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جا سکتی ہے)

زیرِ نظر اقتباس میں مصنف سبق کے راوی ''لیڈر'' کا انجام دکھا رہا ہے۔ جب لیڈر کو اپنے وطن مرید پور تقریر کرنے کی دعوت ملی تو اس نے بھرپور قسم کی تیاری کی۔ اپنی تقریر کا ایک نوٹ تیار کر کے اپنی کسی جیب میں رکھ لیا۔ لیکن بدقسمتی سے وہ نوٹ کہیں گر گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب اسے تقریر کرنے کے لیے بلایا جانے لگا۔ تو اسے وہ نوٹ دیکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ لیکن اس نے اپنی تمام جیبیں کھنگال لیں، وہ نوٹ کہیں نہیں ملا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے ہاتھ پاؤں پھول گئے اور وہ گھبرا گیا۔

جب وہ تقریر کرنے کے لیے گیا تو اس کے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے۔ اس نے تقریر کا آغاز کیا تو آواز بہت باریک سی نکلی۔ جس پر کچھ لوگ ہنس پڑے۔ اس کے بعد اس نے بے ہنگم انداز میں گلا پھاڑ پھاڑ کر بولنا شروع کر دیا۔ اب جو وہ بول رہا تھا اس کا کوئی سر پیر نہیں تھا۔ اب لوگوں نے ہنسنے کے ساتھ ساتھ اس پر آوازیں کسنا بھی شروع کر دیں۔ لیکن وہ اپنی ہی دھن میں یاد کی ہوئی تقریر بولے جا رہا تھا۔ لیکن لفظ اور جملے اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔ جب بات حد سے بڑھ گئی تو اس کا جسم کانپنے لگا۔ لیکن وہ مسلسل کسی نہ کسی طرح چیخ رہا تھا۔ اسی دوران کاغذ کی گولیاں اس کے قریب آ کر گریں۔

اس کے بعد ان کی بوچھاڑ بڑھتی ہی گئی۔ اس کے بعد اس نے فیصلہ کیا کہ اب اسے اس مجمع کو چھوڑ کر بھاگ لینا چاہیے۔ لہٰذا اس نے ایک چھلانگ لگائی اور باہر کے دروازے کی طرف بھاگا۔ لوگ اس کے پیچھے لپکے۔ لیکن اس نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ وہ مسلسل بھاگتا جا رہا تھا۔ لوگ اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے نامناسب جملے بول رہے تھے۔ لیکن اس نے کسی چیز کی پروا نہیں کی۔ اس نے سیدھا اسٹیشن کی طرف رخ کیا۔ وہاں ایک گاڑی کھڑی تھی۔ وہ سیدھا اس کے ایک ڈبے میں سوار ہو گیا۔ اور غنیمت یہ ہوئی کہ ایک لمحے بعد ہی ٹرین چل پڑی۔ جس سے اس کی جان بچی۔ اس دن کے بعد سے اس نے اپنے وطن مرید پور جانے کی کوشش بھی نہیں کی۔

Geniusnesthub.com
CamScanner

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) لیڈر کے اپنے گاؤں (مرید پور) نہ جانے پر لوگ کیا تبصرے کرتے تھے؟

جواب: لوگ جب بھی اُن سے پوچھتے کہ وہ اپنے وطن کیوں نہیں جاتے تو وہ ہمیشہ ٹال مٹول سے کام لیتے۔ اس لیے اس بارے میں لوگوں میں طرح طرح شبہات پائے جاتے تھے۔ کوئی یہ سمجھتا تھا کہ وہاں ان پر کوئی مقدمہ ہے۔ کوئی کہتا تھا کہ وہاں یہ ملازم تھا اور ہیرا پھیری کر کے بھاگ آیا ہے۔ کوئی یہ کہتا کہ اس کے والد اس کی بدعنوانیوں کی وجہ سے اسے گھر میں گھسنے نہیں دیتے۔

(ب) بھتیجے نے اپنے چچا کو کس طرح مرید پور کا ''قومی لیڈر'' قرار دلوایا؟

جواب: واقعہ کچھ یوں ہے کہ چچا کانگرس کے جلسے کے مختصر حالات اپنے بھتیجے کو خط میں لکھتا رہا۔ بھتیجا نہ صرف بڑے احترام سے اس خط کو خود پڑھتا تھا بلکہ اپنے دوستوں کو بھی پڑھاتا تھا۔ پھر اخبار کے ایجنٹوں کے دفتر میں اسے بڑھ چڑھ کر سناتا اور پھر مقامی اخبار کے ایڈیٹر کے حوالے کر دیتا۔ جو اسے بڑے اہتمام کے ساتھ چھاپ دیتا۔ اس طرح چچا مرید پور میں مشہور ہو گیا اور اسے ''قومی لیڈر'' بھی قرار دے دیا گیا۔

(ج) لیڈر نے اپنی تقریر کے لیے کون سے نکات اکٹھے کیے؟

جواب: لیڈر نے اپنی تقریر میں سب سے پہلے تمہید کے طور پر حالی کے اشعار، پھر ہندوستان کی موجودہ حالت جس میں غربت، ایک دوسرے سے نفرت اور خود غرضی کی طرف توجہ دلانا، پھر اس تباہی کی اصل وجہ یعنی ہندو مسلم نا اتفاقی پر زور اور آخر میں اتحاد پر زور دینے کے نکات شامل کیے تھے۔

(د) مرید پور میں لیڈر کا استقبال کس طرح ہُوا؟

جواب: پہلے راستے میں سانگا ریلوے سٹیشن پر ''انجمنِ نوجوانانِ ہند'' کے پُر جوش نوجوانوں نے استقبال کیا اور ہار پہنائے۔ جب گاڑی مرید پور پہنچی تو وہاں کم از کم تین ہزار لوگ استقبال کے لیے موجود تھے۔ جو مسلسل نعرے لگا رہے تھے۔ انھوں نے لیڈر کے گلے میں مزید ہار ڈالے۔ اور پھر انھیں موٹر پر سوار کرا کے جلسہ گاہ لے جایا گیا۔

(ہ) تقریر کے دوران لیڈر کا کیا حشر ہوا؟

جواب: چوں کہ لیڈر یادداشتی نوٹ کہیں کھو چکا تھا اس لیے وہ بدحواس ہو گیا۔ اسے جو کچھ یاد تھا، وہ بھی بھول گیا۔ اب جو اس نے تقریر شروع کی تو آواز ہی نہ نکلی۔ اور جو اس نے مشکل سے بولا بھی تو وہ اتنا بے سروپا تھا کہ سب بری طرح ہنسنے لگے۔ آخر میں لوگوں نے اس پر چیزیں پھینکنی شروع کر دیں جس کے بعد وہ وہاں سے بھاگ نکلا۔

سوال ۲: خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) خُدا آپ سب پڑھنے والوں کو انصاف کی ------------ دے۔ (توفیق)

(ب) خط پڑھ کر میری ------------ کی انتہا نہ رہی۔ (حیرت)

(ج) لیڈری کا ------------ ایک لمحے میں ہی چڑھ جاتا ہے۔ (نشہ)

Geniusnesthub.com
CamScanner

(د) گھٹا سر پہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کی چھا رہی ہے۔ (ادبار)

(ہ) دنیا میری آنکھوں کے سامنے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہو رہی تھی۔ (تاریک)

سوال ۳۔ اس مضمون کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

جواب: مصنف کے مطابق اکثر لوگوں کو اس پر حیرانی ہوتی ہے کہ وہ کبھی اپنے وطن نہیں جاتا۔ وہ جب بھی پوچھتے ہیں تو مصنف ٹال جاتا ہے۔ اس لیے لوگوں میں اس بارے میں طرح طرح کی باتیں مشہور ہو چکی ہیں۔ اس لیے مصنف اب ان غلط فہمیوں کو دور کرنا چاہتا ہے۔ اس کے مطابق یہ قصہ اس کے بھتیجے سے شروع ہوا۔ جو اپنے بڑوں کی حد سے زیادہ عزت کرتا تھا۔ اور اس کے نزدیک مصنف علم و فن کا دیوتا تھا۔ ایک سال کانگریس کا جلسہ مصنف کے شہر میں ہوا۔ مصنف کو چھٹیاں تھیں اس لیے اس نے شغل بیکاری کے طور پر جلسے کی ایک ایک تقریر سنی۔ اور رات کو گھر کر آ کر جلسے کی رُوداد اپنے بھتیجے کو لکھ کر بھیجتا رہا۔ بھتیجا ہر خط کو بے حد احترام سے کھولتا۔ خود بھی پڑھتا اور دوسروں کو بھی پڑھاتا اور پھر مقامی اخبار کے ایڈیٹر کے حوالے کر دیتا۔ اس طرح وہ خطوط اخبار میں چھپتے رہے۔ اور بعد اس اخبار نے انھی سے ایک کانگریس نمبر بھی نکالا۔ اس طرح مصنف مرید پور میں مشہور ہو گیا اور اسے وہاں کا قومی لیڈر قرار دے دیا گیا۔

مصنف ان حالات سے بالکل بے خبر تھا۔ وہ ان خطوط کو بھول چکا تھا۔ انھی دنوں پورے ملک میں جلسے جلوس شروع ہو گئے۔ مرید پور میں بھی ایک جلسہ رکھا گیا اور مصنف کو اس میں خطاب کرنے کی دعوت دی گئی۔ خط پڑھ کر مصنف پہلے تو بڑا حیران ہوا لیکن پھر مرید پور کے لوگوں کی مردم شناسی کا قائل ہو گیا۔ ایک لمحے میں اسے یوں لگا کہ وہ واقعی ایک لیڈر ہے اور اسے اپنے شہر کے لوگوں کی کم علمی اور جہالت پر بڑا ترس آیا۔ لہٰذا اس نے جلسے میں خطاب کرنے کی حامی بھر لی۔ اور پندرہ دن بعد اپنے مرید پور آنے کی اطلاع دے دی۔

اب ان پندرہ دنوں میں اسے تقریر کی تیاری کرنی تھی۔ صبح و شام اس کے دماغ میں طرح طرح کے فقرے پھرتے رہتے۔ اس نے ہندو مسلم اتحاد پر تقریر کرنے کے لیے ایک خاکہ سا تیار کر لیا اور اسے کاغذ پر نوٹ کر لیا۔ پھر وہ دن آن پہنچا جب اُسے مرید پور جانا تھا۔ جب وہ مرید پور پہنچے تو اس کا شاندار استقبال کیا گیا۔ وہاں سے جلسہ گاہ لے جایا گیا۔ وہاں ہزاروں کا مجمع مصنف کا نام لے لے کر نعرے لگا رہا تھا۔ پھر صدرِ جلسہ تمہیدی جملے ادا کیے اور مصنف کو تقریر کرنے کی دعوت دی۔ مصنف کو پہلے نوٹ دیکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ لیکن نوٹ اس کی جیبوں میں موجود نہیں تھا۔ اس کے حواس گم ہو گئے کہ تقریر کیسے ہو گی۔ اب جو اس نے تقریر شروع کی تو پہلے آواز کانپتی ہوئی اور اتنی باریک سی نکلی کہ لوگ ہنس پڑے۔ اب اچانک اس نے پورے زور سے بولنا شروع کر دیا۔ لیکن وہ جو کچھ بول رہا تھا، وہ اتنا بے تکا اور بے ربط تھا کہ کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کی ہنسی اور شور بھی بڑھتا جا رہا تھا۔ پھر کچھ لوگوں نے کاغذ کی گولیاں بنا کر مارنی شروع کر دیں۔

اب مصنف نے یہاں سے بھاگنے ہی میں عافیت سمجھی۔ وہ وہاں سے بھاگا تو سیدھا ریلوے اسٹیشن پہنچا۔ وہاں ایک ٹرین کھڑی تھی، وہ سیدھا اس میں گھس گیا اور ایک لمحے بعد ٹرین چل پڑی۔ اس دن کے بعد مصنف نے کبھی اپنے شہر مرید پور جانے کی کوشش نہیں کی۔

سوال ۴۔ اس مضمون سے کم از کم پانچ وصلی جملے تلاش کر کے لکھیں۔

جواب: ایسے جملے میں جو حرفِ عطف سے ملے ہوں لیکن اپنی اپنی جگہ دونوں مکمل اور آزاد ہوں۔ یعنی ہر جملہ اپنی اپنی جملہ ایک مکمل جملہ ہو۔

پانچ وصلی جملے یہ ہیں:

(1) میں ایک کمزور انسان ہوں اور پھر لیڈری کا نشہ ایک لمحہ ہی میں چڑھ جاتا ہے۔

(2) انھوں نے ہار پہنائے اور کچھ پھل وغیرہ کھانے کو دیے۔

Geniusesthub.com

CS CamScanner

(3) آخر میں اتحاد کی نصیحت کروں گا اور تقریر کو اس شعر پر ختم کروں گا۔

(4) میں پہلے بھی اکثر جگہ یہ اعلان کر چکا ہوں اور اب بھی بہ بانگِ دُہل یہ کہنے کو تیار ہوں۔

(5) ان سب کو باری باری غلط قرار دوں گا اور پھر اصلی وجہ بتاؤں گا۔

سوال ۵۔ اس مضمون سے کم از کم پانچ ایسے جملے تلاش کر کے لکھیں جن میں امدادی افعال ہوں۔

جواب: امدادی فعل اس فعل کو کہتے ہیں جو اصل فعل کی مدد کے لیے آتا ہے۔

پانچ جملے درجِ ذیل ہیں:

(1) اس سے لوگوں کو طرح طرح کے شبہات ہونے لگتے ہیں۔

(2) اس کی وجہ میں یہی بتا سکتا ہوں۔

(3) اپنے ہم وطنوں کے دل میں اس قدر گھر کر لیا ہے۔

(4) جسے وہ آسانی سے توڑ لیتے ہیں۔

(5) جوں جوں زمانہ گزرتا جائے گا۔

سوال ۶۔ درج ذیل الفاظ پر اُن کے معنی کے مطابق اعراب لگائیں۔

جواب:

جَل (پانی)	جُل (دھوکا)	دَور (زمانہ)	دُور (فاصلہ)
قَسَم (عہد، ارادہ)	قِسم (طرح، طرز)	گِل (مٹی)	گُل (پھول)
مِنَّت (التجا)	مَنَّت (نیت، عہد)	نَفَس (سانس)	نَفْس (روح، وجود)
مَلَکہ (صلاحیت)	مَلِکہ (بادشاہ کی بیوی)		

سوال ۷۔ کسی تقریب یا جلسے کی روداد لکھیں۔

جواب: دیکھیے روداد

سوال ۸۔ اس مضمون سے کم از کم پانچ ایسے جملے لکھیں جن میں "کہ" کا استعمال ہو۔

جواب: پانچ جملے درجِ ذیل ہیں:-

(1) اکثر لوگوں کو اس بات پر تعجب ہوتا ہے کہ میں اپنے وطن کا ذکر نہیں کرتا۔

(2) وہ یہ کہ بڑوں کی عزت کرتا ہے۔

(3) میں اب بھی بہ بانگِ دُہل یہ کہنے کو تیار ہوں کہ اس میں میرا ذرا بھی قصور نہ تھا۔

(4) ہر ایک شخص کو چاہیے کہ اپنے اپنے کام میں مصروف رہے۔

(5) پھر یاد آیا کہ ایک اور کہانی بھی پڑھی تھی۔

Geniusnesthub.com

CS CamScanner

سوال ۹۔ ذیل میں متن کے مفہوم کے مطابق مختلف جملے لکھے گئے ہیں۔ آپ ان کے سامنے "درست" یا "غلط" لکھیں۔

ا۔	میں اپنے وطن میں نہ جانے کی وجہ سے مشکوک ہو گیا تھا۔	درست
ب۔	میں کانگرس کے جلسوں میں ذوق وشوق سے شریک ہوتا تھا۔	درست
ج۔	میرے بھتیجے نے تمام خطوط نشر کر دیے۔	درست
د۔	مصنف مرید پور کا رہنے والا تھا۔	درست
ہ۔	میر پور کے لوگ مصنف سے حسد کرنے لگے تھے۔	غلط
و۔	متحدہ قومیں ہی بامِ عروج حاصل کرتی ہیں۔	درست
ز۔	ہندو اور مسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں۔	درست
ح۔	صدرِ جلسہ نے تپاک استقبال کیا۔	درست
ط۔	مصنف نے انتہائی مؤثر تقریر کری۔	غلط
ی۔	مصنف نے تقریر ختم کی تو لوگوں نے تعریف شروع کر دی۔	غلط

اضافی مختصر سوال جواب

سوال 1: پطرس بخاری کا اسلوب بیاں کیسا تھا؟

جواب: پطرس کا اسلوب بہت ہی شگفتہ اور دل کش تھا۔ عالمی ادب پر ان کا مطالعہ بہت وسیع تھا اور یہی رنگ ان کی تحریروں میں نظر آتا ہے۔ ان کی خوش مزاجی اور علمی بصیرت ہر جگہ اپنا رنگ دکھاتی ہے۔ وہ روزمرہ زندگی کے پہلوؤں میں سے مزاح تلاش کرتے ہیں۔ وہ اپنے مخصوص مزاحیہ انداز میں ہماری مزاحیہ حس کو متحرک کرتے جاتے ہیں۔

سوال 2: لیڈر نے اپنے وطن مرید پور سے آنے والی دعوت کو کیوں قبول کیا؟

جواب: لیڈر کے مطابق ایک تو لیڈری کا نشہ فوراً چڑھ جاتا ہے۔ اس لیے دعوت نامہ ملتے ہی اسے اپنا وطن پیارا لگنے لگا۔ اسے اپنے اہلِ وطن کی بے حسی پر ترس آیا۔ اس کے اندر سے ایک آواز نے اسے اکسایا کہ اس کے وطن کی بہبود اور رہنمائی اسی کے ذمے ہے۔ اسے اللہ نے تدبر کی وہ قدرت دی ہے کہ جو دوسروں کے پاس نہیں۔ اس لیے ہزاروں انسان اس کے منتظر ہیں۔ الغرض اس قسم کے وسوسوں سے متاثر ہو کر اس نے دعوت نامہ قبول کر لیا۔

سوال 3: تقریر کرتے وقت لیڈر کی حالت کیا ہوئی؟

جواب: تقریر سے پہلے لیڈر نے اپنی یادداشتی نوٹ دیکھنے کی ضرورت محسوس کی۔ اور جب نوٹ نہ ملا تو وہ بدحواس ہو گیا۔ جب اسے تقریر کے لیے بلایا گیا تو کانپتا ہوا مائیک تک پہنچا۔ وہ بے ہوش ہونے کے قریب پہنچ چکا تھا۔ اس نے بڑی مشکل سے خود پر قابو پایا۔ لیکن جب اس نے تقریر کرنے کی کوشش کی تو اس کے منہ سے بہت ہی باریک آواز نکلی۔ جس پر کچھ لوگ ہنس پڑے۔ پھر اس نے اچانک بہت تیز تیز اور اونچا بولنا شروع کر دیا۔ اب لوگوں نے باقاعدہ ہنسنا شروع کر دیا۔ لیکن وہ کسی کی پروا کیے بغیر الٹا سیدھا بولتا رہا۔ آخر کار اسے جلسہ چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔

Geniusnesthub.com
CS CamScanner

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

☆ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات (ا، ب، ج، د) دیئے گئے ہیں، درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1- سبق "مرید پور کا پیر" کے مصنف کا نام ہے؟
ا۔ پطرس بخاری　ب۔ فارغ بخاری　ج۔ مشتاق احمد یوسفی　د۔ رشید احمد صدیقی

2- پطرس بخاری کا سن پیدائش ہے؟
ا۔ ۱۸۹۸　ب۔ ۱۸۹۹　ج۔ ۱۹۰۰　د۔ ۱۹۰۱

3- پطرس بخاری کا سن وفات ہے؟
ا۔ ۱۹۵۵　ب۔ ۱۹۵۶　ج۔ ۱۹۵۷　د۔ ۱۹۵۸

4- پطرس کا اصل نام تھا؟
ا۔ سید احمد　ب۔ سید بخاری　ج۔ سید احمد شاہ بخاری　د۔ سید بادشاہ

5- ان کے والد کا نام تھا؟
ا۔ سید اسد　ب۔ سید اسد اللہ　ج۔ سید اسد شاہ　د۔ سید اسد بخاری

6- پطرس بخاری پیدا ہوئے؟
ا۔ لاہور　ب۔ کراچی　ج۔ ملتان　د۔ پشاور

7- انھوں نے انگریزی میں ایم کیا؟
ا۔ اسلامیہ کالج لاہور سے　ب۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے　ج۔ دیال سنگھ کالج لاہور سے　د۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے

8- انھوں نے آنرز کا امتحان پاس کیا؟
ا۔ ہاورڈ یونیورسٹی سے　ب۔ اکسفورڈ یونیورسٹی سے　ج۔ کیمبرج یونیورسٹی سے　د۔ یاک شائر یونیورسٹی سے

9- انھوں نے کچھ عرصہ تدریس کے فرائض سرانجام دیے؟
ا۔ پنجاب یونیورسٹی　ب۔ اسلامیہ کالج　ج۔ گورنمنٹ کالج　د۔ دیال سنگھ کالج

10- قیام پاکستان کے بعد انھیں کس کالج کا پرنسپل مقرر کیا گیا؟
ا۔ اسلامیہ کالج　ب۔ گورنمنٹ کالج　ج۔ پنجاب کالج　د۔ دیال سنگھ کالج

11- وہ کس ادارے میں پاکستان کے مندوب مقرر ہوئے؟
ا۔ شنگھائی تعاون تنظیم　ب۔ او آئی سی　ج۔ اقوام متحدہ　د۔ نیٹو

12- ان کی مختصر کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نے انھیں اُردو ادب میں زندہ جاوید کر دیا؟
ا۔ کلیاتِ پطرس　ب۔ پطرس کے مضامین　ج۔ خیالاتِ پطرس　د۔ مضامین

Geniusnesthub.com

CS CamScanner

13- ان میں سے کون سی تصنیف پطرس بخاری کی ہے؟
ا۔ کلیاتِ پطرس ب۔ پطرس کے مضامین ج۔ مضامین د۔ ا اور ب دونوں

14- اس سبق کا راوی (بیان کرنے والا) کون ہے؟
ا۔ مصنف خود ب۔ لیڈر ج۔ لیڈر کا بھتیجا د۔ لیڈر کا دوست

15- لیڈر کے مطابق اس مضمون لکھنے کا مقصد کیا ہے؟
ا۔ رعب جمانا ب۔ غلط فہمیاں دور کرنا ج۔ پیسے کمانا د۔ دوسروں کو متاثر کرنا

16- لیڈر کے مطابق مرید پور نہ جانے کا قصہ کس سے شروع ہوتا ہے؟
ا۔ اس کے بیٹے ب۔ اس کے بھائی ج۔ اس کے والد د۔ اس کے بھتیجے

17- لیڈر کے مطابق اس کے بھتیجے میں کون سی صفت بہت شدت کے ساتھ پائی جاتی تھی؟
ا۔ تقریر کرنا ب۔ بڑوں کی عزت کرنا ج۔ لکھنا د۔ پڑھنا

18- لیڈر کے شہر میں کس جماعت کا سالانہ جلسہ منعقد ہو رہا تھا؟
ا۔ کانگرس ب۔ مسلم لیگ ج۔ یونینسٹ پارٹی د۔ جمیعت العلما

19- لیڈر نے کانگرس کے جلسے کا حال کس کو لکھ کر بھیجنا شروع کیا؟
ا۔ بیٹے کو ب۔ بھائی کو ج۔ والد کو د۔ بھتیجے کو

20- لیڈر کا بھتیجا، اپنے چچا کی طرف سے ملنے والی کانگرس کے جلسے کے حالات کا کیا کرتا؟
ا۔ پڑھتا، دوسروں کو پڑھاتا اور پھر اخبار میں چھپوا دیتا ب۔ خود پڑھتا پھر پھینک دیتا
ج۔ اس کارگزاری کو پڑھے بغیر رکھ دیتا د۔ وہ اپنے دوستوں کو دے دیتا

21- مصنف کی طرف سے بھیجے جانے والی کانگرس کے جلسے کے حالات کس اخبار میں شایع ہوتے؟
ا۔ روزنامہ مرید پور ب۔ اخبارِ مرید پور ج۔ مرید پور گزٹ د۔ مرید پور نامہ

22- مرید پور والوں نے لیڈر کے علم لائے بغیر، اسے ــــــــــ قرار دے دیا؟
ا۔ لیڈر ب۔ مرید پور کا قومی لیڈر ج۔ قومی لیڈر د۔ عالمی لیڈر

23- مرید پور کی کس انجمن کی طرف سے لیڈر کو دعوت نامہ موصول ہوا؟
ا۔ انجمنِ مرید پور ب۔ نوجوانانِ مرید پور ج۔ انجمنِ نوجوانانِ ہند د۔ انجمنِ نوجوان

24- مرید پور کی جس انجمن کی طرف سے دعوت نامہ ملا، اس میں لیڈر سے کیا درخواست کی گئی؟
ا۔ انگریزوں کے خلاف تقریر کریں ب۔ ہندو مسلم اتحاد پر تقریر کریں

Geniusnesthub.com
CamScanner

ج۔ قیام پاکستان پر تقریر کریں　　　د۔ ہندوستان کی تاریخ پر تقریر کریں

25- مرید پور سے ملنے والے خط کو پڑھ کر لیڈر مرید پور والوں کی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کا قائل ہو گیا؟
ا۔ جہالت　　ب۔ علمیت　　ج۔ مردم شناسی　　د۔ فضیلت

26- دس بارہ دن غور و فکر کرنے کے بعد لیڈر نے اپنی تقریر کا ایک ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سا تیار کر لیا؟
ا۔ سوال نامہ　　ب۔ خاکہ　　ج۔ نقشہ　　د۔ کتابچہ

27- مرید پور کا سفر کتنے گھنٹے کا تھا؟
ا۔ چھ　　ب۔ سات　　ج۔ آٹھ　　د۔ نو

28- تقریر کا لفظ سن کر لیڈر کو کیا دیکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی؟
ا۔ اپنا چہرہ　　ب۔ تقریر کا نوٹ　　ج۔ کتاب　　د۔ لوگوں کو

29- جب لیڈر کو تقریر کرنی پڑی تو اس کے ساتھ کیا ہوا؟
ا۔ ہوش و حواس جاتے رہے　　ب۔ پر جوش ہو گیا　　ج۔ بے ہوش ہو گیا　　د۔ خوش ہو گیا

30- جب لوگوں نے کاغذ کی گولیاں پھینکنی شروع کیں تو لیڈر نے کیا فیصلہ کیا؟
ا۔ جواب دینے کا　　ب۔ غصہ کرنے کا　　ج۔ گالیاں نکالنے کا　　د۔ بھاگ لینے کا

31- لیڈر بھاگتے بھاگتے کہاں پہنچ گیا؟
ا۔ بس اڈے　　ب۔ نہر　　ج۔ دریا　　د۔ ریلوے سٹیشن

32- سبق "مرید پور کا پیر" کس کتاب سے ماخوذ ہے؟
ا۔ پطرس کے مضامین　　ب۔ مضامین　　ج۔ مزاحیہ مضامین　　د۔ مرید پور کا پیر

جوابات

-1	ا	-2	ا	-3	د	-4	ج	-5	ب
-6	د	-7	ب	-8	د	-9	ج	-10	ب
-11	ج	-12	ب	-13	د	-14	ب	-15	ب
-16	د	-17	ب	-18	ا	-19	د	-20	ا
-21	ج	-22	ب	-23	ج	-24	ب	-25	ج
-26	ب	-27	ج	-28	ب	-29	ا	-30	د
-31	د	-32	ا						

Geniusesthub.com

CS CamScanner